

رسالہ نمبر: 102

نعت خواں اور نذرانہ



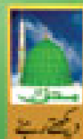






شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ



مکتبۃ المدینہ

(دعوتِ اسلامی)

SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نعت خواں اور نذرانہ

نعتِ مصطفٰے پڑھنا سننا یقیناً نہایت عمدہ عبادت ہے مگر قبولیّت کی کنجی اِخلاص ہے، نعت شریف پڑھنے پر اُجرت لینا دینا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ برائے کرم! سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ کے مکتوب کے صرف (24 صَفْحات) مکمّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قَلْب میں اِخلاص کا چشمہ موجزن ہوگا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ کے مَحبوب ،دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق ومَحَبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور رات کے گُناہ بخش دے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج١٨ ص٣٦١ حدیث٩٢٨ داراحیاء التراث العربی بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی کی جانب سے بُلبُلِ مدینہ، میرے میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے .... سَلَّمَہُ الْبَارِی کی خدمت میں حضرت

سیِّدُ ناحسّان رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مُعَنبر ین جَبیں کو چومتا ہوا، جھومتا ہوا مشکبار و پُر بہار سلام

اَلسَّلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکاتُہ   اَلحَمدُ لِلّٰہِ ربِّ العٰلَمِینَ عَلٰی کُلِّ حال

رَضا جو دل کو بنانا تھا جلوہ گاہِ حبیب

تو پیارے قیدِ خودی سے رَھیدہ ہونا تھا

۲۱ صَفَرُ المُظَفّر ۱۴۲۵ کونگرانِ شوریٰ نے بابُ المدینہ کراچی کے نعت خواں اسلامی بھائیوں سے ''مَدَنی مشورہ'' فرمایا۔ اُنہوں نے جب حرص و طمع کی مذمّت بیان کر کے اِس بات پر اُبھارا کہ اجتماعِ ذِکر و نعت میں ہر نعت خواں اپنی باری آنے پر اِعلان کر دے: ''مجھے کسی قسم کا نذرانہ نہ دیا جائے میں اس کو قبول نہیں کروں گا۔'' اس پر آپ نے ہاتھ اُٹھا کر اس عزم کا اِظہار فرمایا کہ میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اعلان کر دیا کروں گا۔ **یہ خبرِ فرحت اَثر سن کر میرا دل خوشی سے باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ بن گیا۔ اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو اس عظیم مَدَنی نیّت پر اِستِقامت بخشے۔ میرے دل سے یہ دعائیں نکل رہی ہیں کہ مجھے اور آپ کو اور جس جس نے یہ مَدَنی نیّت کی ہے اس کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں خوش رکھے، ایمان کی حفاظت اور حتمی مغفِرت سے نوازے، مدینے کے سدا بہار پھولوں کی طرح ہمیشہ مسکراتا رکھے، حبِّ جاہ و مال کی اندھیریوں سے نکل کر، عشقِ رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی روشنیوں میں ڈوب کر، خوب نعتیں پڑھنے سننے کی سعادت بخشے۔ کاش! خود بھی روتے رہیں اور سامِعین کو بھی رُلاتے اور تڑپاتے رہیں۔ رِیا کاری سے حفاظت ہو اور اخلاص کی لازَوال دولت ملے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نعت پڑھتا رہوں ،نعت سنتا رہوں ، آنکھ پُر نَم رہے دل مچلتا رہے
ان کی یادوں میں ہر دم میں کھویا رہوں، کاش ! سینہ محبت میں جلتا رہے

نعت شریف شروع کرنے سے قبل یا دورانِ نعت لوگ جب نذرانہ لے کر آنا شروع ہوں اُس وقت مناسِب خیال فرمائیں تو اس طرح اعلان فرما دیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوت اسلامی کے نعت خواں کیلئے " مَدَنی مرکز " کی طرف سے ہِدایت ہے کہ وہ کسی قِسم کا نذرانہ،لفافہ یا تُحفہ خواہ وہ پہلے یا آخر میں یا دَورانِ نعت ملے قَبول نہ کرے۔ ہم اللّٰہ تعالٰی کے عاجزو ناتُواں بندے ہیں۔برائے کرم ! نذرانہ دیکر نعت خواں کو امتِحان میں مت ڈالئے، رقم آتی دیکھ کر اپنے دل کو قابو میں رکھنا مشکِل ہوتا ہے ۔ نعت خواں کو اِخلاص کے ساتھ صرف اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی رِضا کی طلب میں نعت شریف پڑھنے دیں لھٰذا نوٹوں کی برسات میں نہیں بلکہ بارشِ انوار و تجلّیات میں نہاتے ہوئے نعت شریف پڑھنے دیں اور آپ بھی ادب کے ساتھ بیٹھ کر نعت پاک سنیں...

مجھ کو دنیا کی دولت نہ زر چاہیے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہیے

(نعت خواں یہ اِعلان اپنی ڈائری میں محفوظ فرمالیں تو سَہُولت رہے گی۔اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ)

پیارے **نعت خواں!** نعت خوانی میں ملنے والا نذرانہ جائز بھی ہوتا ہے اور نا جائز بھی ۔ آیَندہ سُطور بغور پڑھ لیجئے، تین بار پڑھنے کے باوُجود سمجھ میں نہ آئے تو علمائے اہلسنّت سے رُجوع کیجئے۔

پروفیشنل نعت خواں

میرے آقا اعلٰی حضرت، اِمامِ اَھلسنَّت، وَلیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتبَت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیِ سُنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْروبَرَکت، حضرتِ عَلّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی خدمت میں سُوال ہوا: زید نے اپنے پانچ روپے فیس مولود شریف کی پڑھوائی کے مقرر کر رکھے ہیں، بِغیر پانچ روپیہ فیس کے کسی کے یہاں جاتا نہیں۔

میرے آقا **اعلٰی حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: زید نے جو اپنی مجلس خوانی خُصوصاً راگ سے پڑھنے کی اُجرت مقرّر کر رکھی ہے نا جائز و حرام ہے اس کا لینا اسے ہرگز جائز نہیں، اس کا کھانا صَراحۃً حرام کھانا ہے۔ اس پر واجِب ہے کہ جن جن سے فیس لی ہے یاد کر کے سب کو واپَس دے، وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارِثوں کو پھیرے، پتا نہ چلے تو اتنا مال فقیروں پر تصدُّق کرے اور آیَندہ اس حرام خوری سے توبہ کرے تو گناہ سے پاک ہو۔ اول تو سیّدِ عالم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذِکرِ پاک خود عمدہ طاعات و اَجَلّ عبادات

سے ہے اور طاعت وعبادت پر فیس لینی حرام[1]۔۔۔۔ثانِیاً بیانِ سائل سے ظاہر کہ وہ اپنی شِعر خوانی وزَمْزَمہ سَنجی (یعنی راگ اور ترَنُّم سے پڑھنے) کی فیس لیتا ہے یہ بھی محض حرام۔فتاوٰی عالمگیری میں ہے: گانا اور اشعار پڑھنا ایسے اعمال ہیں کہ ان میں کسی پر اُجرت لینا جائز نہیں۔

(فتاوٰی رضویہ ج۲۳ ص ۷۲۴۔ ۷۲۵ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاھور)

جو نعت خواں اسلامی بھائی T.V. یا محفلِ نعت میں نعت شریف پڑھنے کی فیس وُصول کرتے ہیں اُن کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔میں نے اپنی طرف سے نہیں کہا، اہلسنّت کے امام، ولیٔ کامِل اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عاشقِ صادِق کا فتوٰی جو کہ یقیناً حکمِ شریعت پر مَبنی ہے، وہ آپ تک پہنچانے کی جَسارت کی ہے، حبِّ جاہ و مال کے باعث طیش میں آکر، تیُوری (تِ۔یُو۔ری) چڑھا کر، بل کھا کر الٹی سیدھی زبان چلا کر عُلَمائے اہلسنّت کی مخالفت کرنے سے جو حرام ہے، وہ حلال ہونے سے رہا، بلکہ یہ تو آخرت کی تباہی کا مزید سامان ہے۔

طے نہ کیا ہو تو......

ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذِہن میں یہ بات آئے کہ یہ فتوٰی تو اُن کیلئے ہے جو پہلے سے طے کر لیتے ہیں، ہم تو طے نہیں کرتے، جو کچھ ملتا ہے وہ تبرُّک گا لے لیتے ہیں، اس لئے ہمارے لئے جائز ہے۔اُن کی خدمت میں سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا ایک اور فتوٰی حاضر ہے، سمجھ میں نہ آئے تو تین بار پڑھ لیجئے:

مدینہ

[1] امام، مؤَذِّن، مُعلّمِ دینیات اور واعظ وغیرہ اِس سے مستثنٰی ہیں۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ۱۹ ص ۴۸۶)

تلاوتِ قراٰنِ عظیم بغرضِ ایصالِ ثواب وذِکر شریف میلادِ پاک حُضُور سیِّدِ عالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ضَرور مِنْجملہ عبادات وطاعت ہیں تو ان پر اِجارہ بھی ضَرور حرام ومَحْذُور (یعنی ناجائز)۔اور اِجارہ جس طرح صَریح عَقْدِ زَبان (یعنی واضح قول وقرار) سے ہوتا ہے، عُرفاً شَرطِ مَعْرُوف ومَعْہُود (یعنی رائج شدہ انداز) سے بھی ہو جاتا ہے مَثَلاً پڑھنے پڑھوانے والوں نے زبان سے کچھ نہ کہا مگر جانتے ہیں کہ دینا ہوگا (اور) وہ (پڑھنے والے بھی) سمجھ رہے ہیں کہ ''کچھ'' ملے گا، اُنہوں نے اس طور پر پڑھا، اِنہوں نے اس نیّت سے پڑھوایا، اجارہ ہوگیا، اوراب دووجہ سے حرام ہوا، (۱) ایک تو طاعت (یعنی عبادت) پر اِجارہ یہ خود حرام، (۲) دوسرے اُجرت اگرعُرفاً مُعَیَّن نہیں تواس کی جہالت سے اجارہ فاسِد، یہ دوسرا حرام۔ (مُلَخّص آز: فتاوٰی رضویہ ج۱۹ ص ۴۸۶، ۴۸۷) لینے والا اور دینے والا دونوں گنہگار ہوں گے۔ (ایضاًص۴۹۵)

اِس مبارَک فتوے سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہوگیا کہ صاف لفظوں میں طے نہ بھی ہو تب بھی جہاں UNDERSTOOD ہو کہ چل کر محفل میں قراٰنِ پاک، آیتِ کریمہ، دُرُود شریف یا نعت شریف پڑھتے ہیں، کچھ نہ کچھ ملے گا رقم نہ سہی ''سوٹ پیس'' وغیرہ کا تحفہ ہی مل جائے گا اور بانیِ محفل بھی جانتا ہے کہ پڑھنے والے کو کچھ نہ کچھ دینا ہی ہے۔ بس ناجائز وحرام ہونے کیلئے اتنا کافی ہے کہ یہ ''اُجرت'' ہی ہے اور فَرِیقَین (یعنی دینے اور لینے والے) دونوں گنہگار۔

قافِلۂ مدینہ اور نعت خواں

سفر اور کھانے پینے کے اَخراجات پیش کر کے نعتیں سننے کی غَرَض سے نعت خواں کو ساتھ لے جانا جائز نہیں کیوں کہ یہ بھی اُجرت ہی کی صورت ہے۔ لُطف تو اِسی میں ہے کہ نعت خواں اپنے اَخراجات خود برداشت کرے۔ بصورتِ دیگر قافِلے والے مخصوص مدّت کیلئے مطلوبہ نعت خواں کو اپنے یہاں تنخواہ پر ملازِم رکھ لیں۔ مَثَلاً ذیقعدۃُ الحرام، **ذُوالْحِجَّةِ الْحرام** اور **محرَّمُ الْحرام** ان تین مہینوں کا اِس طرح اِجارہ (**AGREEMENT**) کریں کہ سارا وَقت اور اُس کا ایک ایک سیکنڈ آپ کا۔ اب اِس دوران چاہیں تو اس سے کوئی سا بھی جائز کام لے لیں یا جتنا وَقت چاہیں چُھٹّی دیدیں، حج پر ساتھ لے چلیں اور اَخراجات بھی آپ ہی برداشت کریں اور خوب نعتیں بھی پڑھوائیں۔ یاد رہے! ایک ہی وَقت کے اندر دو جگہ نوکری کرنا یعنی اِجارے پر اِجارہ کرنا ناجائز ہے۔ البتّہ اگر وہ پہلے ہی سے کہیں نوکری پر لگا ہوا ہے تو اب سیٹھ کی اجازت سے دوسری جگہ کام کرسکتا ہے۔

دَورانِ نعت نوٹیں چلانا

سامعین کی طرف سے نعت شریف پڑھنے کے دوران نوٹیں پیش کرنا اور نعت خواں کا قَبول کرنا دُرُست ہے، اگر فَرِیقَین میں طے کرلیا گیا کہ نوٹ لفافے میں ڈال کر دینے کے بجائے دورانِ نعت پیش کئے جائیں یا طے تو نہ کیا مگر دَلالۃً ثابِت (یعنی **UNDERSTOOD**) ہو کہ محفل میں بلانے والا نوٹ لٹائے گا تو اب اُجرت ہی کہلائے

گی اور نا جائز۔ بانیِ محفل جانتا ہے کہ نوٹیں نہیں چلائیں گے تو آیندہ نعت خواں نہیں آئیں گے اور نعت خواں بھی اِسی لئے دلچسپی سے آتے ہیں کہ یہاں نوٹیں چلتی ہیں تو کئی صورتوں میں یہ لین دین بھی اجرت بن جائے گا اور ثواب کی بجائے گناہ وحرام کا وَبال سر آئے گا لہٰذا نعت خواں غور کرلے کہ رضائے الٰہی مقصود ہے یا محض روپے کمانا؟ کاش! اے کاش! صد کروڑ کاش! اخلاص کا دور دورہ ہو جائے، اور نعت خوانی جیسی عظیم سعادت کو چند حقیر سکّوں کی خاطر برباد کرنے والی حرص کی آفت ختم ہو جائے۔

اُن کے سوا کسی کی دل میں نہ آرزو ہو
دنیا کی ہر طلب سے بیگانہ بن کے جاؤں

نوٹیں لٹانے والوں کو دعوتِ فکر

سب کے سامنے اُٹھ اُٹھ کر نوٹ پیش کرنے والا اپنے ضمیر پر لازِمی غور کرلے، کہ اگر اُس سے کہا جائے: سب کے سامنے بار بار دینے کے بجائے نعت خواں کو چپکے سے اِکٹّھی رقم دے دیجئے کہ حدیث پاک میں ہے: **"پوشیدہ عمل، ظاہری عمل سے 70 گُنا افضل ہے۔"** (فردوس الاخبار ج ۳ ص ۱۵۳ رقم ۴۲۴۸ دار الکتاب العربی) تو وہ چپ چاپ دینے کیلئے راضی ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ کیا اس لئے کہ "واہ واہ" نہیں ہوگی! اگر واہ واہ کی خواہش ہے تو **ریا کاری** ہے اور ریا کاری کی تباہ کاری کا عالَم یہ ہے کہ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **جُبُّ الْحَزَن** سے پناہ مانگو۔ عرض کیا گیا:

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

وہ کیا ہے؟ فرمایا: جہنَّم میں ایک وادی ہے کہ جہنَّم بھی ہر روز چار سو مرتبہ اس سے پناہ مانگتا ہے اس میں قاری داخل ہوں گے جو اپنے اعمال میں ریا کرتے ہیں۔ (اِبن ماجہ ج ۱ ص ۱۶۶ حدیث ۲۵۶ دار المعرفۃ بیروت) بَہَر حال دینے میں رِیاکاری پیدا ہوتی ہو تو رقم ضائع نہ کرے اور آخِرت بھی داؤ پر نہ لگائے، نیز اگر نوٹ چلانے سے ''محفل گرم'' ہوتی ہو یعنی نعت خواں کو جوش آتا ہو مَثَلاً نوٹ آنے کے سبب شعر کی بار بار تکرار، اُس کے ساتھ اضافۂ اشعار، آواز بھی پہلے سے زور دار پائیں تو بارہ بار سوچ لیں کہ کہیں اِخلاص رخصت نہ ہو گیا ہو، پیسوں کے شوق میں پڑھنے والے کو دینا ثواب کے بجائے اس کی حرص کی تسکین کا ذریعہ بن سکتا ہے اس لئے دینے والوں کو بھی اس میں اِحتِیاط کرنی چاہیے اور نعت خواں کے اِخلاص کا خون کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ ہاں یہ یاد رہے کہ دیکھنے سننے والے کو کسی مُعَیَّن نعت خواں پر بدگمانی کی اِجازت نہیں۔

نعت خوانی اور دنیوی کشش

جہاں خوب نوٹ نچھاور ہوتے ہوں وہاں نعت خواں کا اہتمام کے ساتھ جانا، اِختِتام تک رُکنا مگر غریبوں کے یہاں جانے سے کترانا، حیلے بہانے بنانا، یا گئے بھی تو دُنیوی کَشِش نہ ہونے کے سبب جلد لوٹ جانا سخت محرومی ہے اور ظاہر ہے کہ اِخلاص نہ رہا۔ اگر پیسے، کھانا یا اچّھی شیرینی ملنے کی وجہ سے مالدار کے یہاں جاتا ہے تو ثواب سے محروم ہے اور یہی کھانا اور شیرینی اس کا ثواب ہے۔ یونہی غریبوں سے کترانا اور مالداروں

کے سامنے بچھے بچھے جانا بھی دین کی تباہی کا سبب ہے منقول ہے: ''جو کسی غنی (یعنی مالدار) کی اس کے غَنا (یعنی مالداری) کے سبب تَواضُع کرے اس کا دو تہائی دین جاتا رہا۔'' (کشف الخفاء ج ۲ ص ۲۱۵ دار الکتب العلمیة بیروت) عَدَمِ شرکت (یعنی شریک نہ ہونے) کے لئے جھوٹے حیلے بہانے بنانا مَثَلاً تھکن و مرض وغیرہ نہ ہونے کے باوُجود، میں تھکا ہوا ہوں، طبیعت ٹھیک نہیں، گلا خراب ہو گیا ہے وغیرہ زَبان یا اشارے سے کہنا ممنوع و ناجائز اور حرام ہے۔

ناجائز نذرانہ دینی کام میں صَرف کرنا کیسا؟

اگر کوئی نعت خواں صَراحۃً یا دَلالۃً ملنے والی اُجرت یا رقم کا لفافہ لے کر مسجِد، مدرَسے یا کسی دینی کام میں صَرف کر دے تب بھی اُجرت لینے کا گناہ دُور نہ ہو گا۔ واجِب ہے کہ ایسا لفافہ یا تحفہ وغیرہ قبول ہی نہ کرے۔ اگر زندگی میں کبھی قبول کر کے خود استِعمال کیا یا کسی نیک کام مَثَلاً مدرسے وغیرہ میں دے دیا ہے تو ضروری ہے کہ توبہ کرے اور جس جس سے جو لیا ہے اُس کو واپس لوٹائے، وہ نہ رہے ہوں تو اُن کے وارثوں کو دے وہ بھی نہ رہے ہوں یا یاد نہیں تو فقیر پر تصدُّق (یعنی خیرات) کرے۔ ہاں چاہے تو پیش کرنے والے کو صِرف مشورہ دے دے، کہ آپ اگر چاہیں تو یہ رقم خود ہی فُلاں نیک کام میں خرچ کر دیجئے۔

سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے چادر عطا فرمائی

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنی نعت شریف سُن کر سیِّدُنا امام شَرَفُ الدّین بُوصیری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کو خواب میں ''بُردِ یَمانی'' یعنی ''یَمَنی چادر'' عنایت فرمائی

اور بیدار ہونے پر وہ چادر مبارک اُن کے پاس موجود تھی۔ اسی وجہ سے اس نعت شریف کا نام قصیدۂ بُردہ شریف مشہور ہوا۔ اگر اس واقِعے کو دلیل بنا کر کوئی کہے کہ نعت خواں کو نذرانہ دینا سنّت اور قبول کرنا تبرُّک ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک سرکارِ دو عالم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عطا فرمانا سر آنکھوں پر۔ یقیناً سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اقوال و افعالِ مبارَکہ عین شریعت ہیں۔ مگر یاد رہے! سرکارِ عالم مدار، شہنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بُردِ یمانی عطا کرنے کا طے نہیں فرمایا تھا نہ ہی مَعاذَاللہ امام بُوصیری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے شرط رکھی تھی کہ چادر ملے تو پڑھوں گا بلکہ اُن کے تو وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ بُردِ یمانی عنایت ہوگی۔ آج بھی اس کی تو اجازت ہی ہے کہ نہ اُجرت طے ہوا ور نہ ہی دَلالۃً ثابت (یعنی UNDERSTOOD) ہو اور نعت خواں کے وہم وگمان میں بھی نہ ہو اور اگر کوئی کروڑوں روپے دیدے تو یہ لینا دینا یقیناً جائز ہے اور جس خوش نصیب کو سردارِ مکۂ مکرَّمہ، سرکارِ مدینۂ منوَّرہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کچھ عطا فرما دیں، خدا کی قسم! اُس کی سَعادتوں کی معراج ہے۔ اور رہا سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مانگنا، تو اس میں بھی کوئی مُضایقہ نہیں اور اپنے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مانگنے میں نعت خواں وغیر نعت خواں کی کوئی قید بھی نہیں، ہم تو انہیں کے ٹکڑوں پہ پل رہے ہیں۔ سرکارِ والا تبار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عنایت نشان ہے: اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللہُ یُعْطِی یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا

ہوں۔ (بُخاری ج ۱ ص ۴۳ حدیث ۷۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

رب ہے مُعطی یہ ہیں قاسم رزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

نعت خواں اور کھانا

قاری ونعت خواں کو کھانا پیش کرنے کے سلسلے میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: پڑھنے کے عِوَض کھانا کھلاتا ہے تو یہ کھانا نہ کھلانا چاہیئے، نہ کھانا چاہیئے اور اگر کھائے گا تو یہی کھانا اِس کا ثواب ہو گیا اور (یعنی مزید) ثواب کیا چاہتا ہے بلکہ جاہلوں میں جو یہ دستور ہے کہ پڑھنے والوں کو عام حِصّوں سے دُونا (یعنی ڈبل) دیتے ہیں اور بعض اَحمق پڑھنے والے اگر اُن کو اَوروں سے دُونا نہ دیا جائے تو اِس پر جھگڑتے ہیں۔ یہ زِیادہ لینا دینا بھی مَنع ہے اور یہی اُس کا ثواب ہو گیا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی (یعنی اللہ تعالٰی فرماتا ہے):

لَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؗ (پ ۱، البقرۃ ۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو۔

(فتاوٰی رضویہ ج ۲۱ ص ۶۶۳)

سب کیلئے کھانا

اِسی صَفْحے پر ایک دُوسرے فتوے میں ارشاد فرمایا: جب کسی کے یہاں شادی میں

عام دعوت ہے جیسے سب کو کھلایا جائے گا، پڑھنے والوں کو بھی کھلایا جائے گا اُس میں کوئی زِیادَت و تخصیص نہ ہوگی (یعنی دوسروں کے مقابلے میں نہ زیادہ ملے گا نہ ہی کوئی اسپیشل ڈِش ہوگی) تو یہ کھانا پڑھنے کا مُعاوَضہ نہیں، کھانا بھی جائز اور کِھلانا بھی جائز۔ (اَیضاً)

اعلٰی حضرت کے فتوے کا خُلاصہ

قاری اور نعت خواں کی دعوت سے مُتَعَلِّق امامِ اَہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے فتاوٰی سے جو اُمُور واضِح ہوئے وہ یہ ہیں: ﴿1﴾ کھانا کھلانے والے کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان نیک کاموں کی اُجرَت کے طور پر مذکورہ اَفراد کو کھانا کھلائے ﴿2﴾ قاری اور نعت خواں کے لیے ناجائز ہے کہ وہ بطورِ اُجرَت دعوت کھائیں ﴿3﴾ اُجرت کی صورتیں پیچھے بیان کردی گئیں لہٰذا ''اُجرت کے کھانے'' کو نفس کی حرص کی وجہ سے ''نیاز'' کہہ کر مَن کو منا لینا اِس کھانے کو حلال نہیں کردے گا لہٰذا مذکورہ افراد میں سے کوئی قِراءَت یا نعت شریف پڑھنے کے بعد'' صراحتاً یا دَلالتاً طے شدہ خُصُوصی دعوت'' قَبُول کرتے ہوئے کھائیگا تو ثَوابِ اُخرَوِی سے محروم رہیگا بلکہ یہی کھانا چائے بِسکُٹ وَغیرہ اِس کا اَجر ہوجائیگا ﴿4﴾ اگر عام دعوت ہو (یعنی وہ نعت خواں غیر حاضِر ہوتا جب بھی یہ دعوت ہوتی) تو اب ضِمناً ان مذکورہ اَفراد کو کھلانے اور ان اَفراد کے کھانے میں کوئی مُضایقہ نہیں ﴿5﴾ اگر دعوت تو عام ہو مگر قاری یا نعت خواں کے لیے خُصُوصی کھانے کا اِہتمام ہو مَثَلاً لوگوں کیلئے صِرف بریانی اور ان کے لیے سَلاد، رَائتے اور چائے کا بھی اِہتمام ہو یا دِیگر لوگوں کو ایک ایک حصّہ اور ان کو

زِیادَہ دیا جائے تو وہ خُصُوصیّت و زِیادَت (یعنی مخصوص غذا اور اضافہ) اُجرت ہونے کے باعث فریقین کے لیے ناجائز وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ اس میں بھی وُہی شرط ہے کہ پہلے سے صراحتاً یا دَلالتاً طے ہوتب حرام ہے ورنہ اگر طے نہ تھا اور اس کے بِغیر ہی اہتمام ہوا تو پھر جائز ہے۔

کیا ہر حال میں دعوت قَبول کرنا سنّت ہے؟

اگر نعت خواں اور قاری صاحِبان یہ کہیں کہ ہم نے نہ تو اس خُصُوصی دعوت کے لیے کہا تھا اور نہ ہی اُجرَت کے طور پر کھاتے ہیں بلکہ دعوت قَبُول کرنا سُنّت ہے اس لئے تبرّک سمجھ کر نیاز کھالیتے ہیں، ایسا کہنے والوں کوغور کرنا چاہیے کہ اگر کسی اجتماعِ ذِکر ونعت کے موقع پر نیاز کے نام پر[1] ''خُصُوصی دعوت'' نہ کی جائے تو کیا اپنی دِلی کَیفِیات میں تبدیلی نہیں پاتے ؟ کیا انہیں اس بات کا اِحساس نہیں ہوتا کہ کیسے عَجِیب (بلکہ مَعاذَاللّٰہ) کنجوس لوگ ہیں کہ پانی تک کانہیں پوچھا؟ کیا آیَندہ اس جگہ پر نعت خوانی کے لیے آنے میں بے رغبتی نہیں ہوگی؟ اگر مذکورہ افراد اپنی دِلی کَیفِیات تبدیل نہیں پاتے اور آنے والے وساوس کونفس وشیطان کی شرارت قرار دیتے ہوئے ضِیافت نہ کرنے والے کی کسی کے سامنے نہ شکایت کرتے ہیں نہ ہی آیَندہ ایسی جگہ جانے سے کتراتے ہیں، نیز دیگر غریب اسلامی

مدینہ

[1]: اہلُ اللّٰہ کے ایصالِ ثواب کیلئے نیاز کرنا بڑی نیکی ہے، مگر اُجرت کے حکم میں آنے والی خصوصی دعوت کو نیاز کا نام نہیں دیا جاسکتا۔

بھائیوں کی دعوت قبول کرنے میں بھی پَس و پیش سے کام نہیں لیتے تو ان پر آفرین ہے، ایسے نعت خواں قابلِ سِتائش ہیں مگر دلوں کی حالت ایسی ہوتی ہے...... یا نہیں؟ یہ قاری و نعت خواں حضرات خوب جانتے ہیں، اپنے دل کی گہرائی میں جھانک کر اس کا فیصلہ خود ہی کر لیں۔

اللہ کرے دل میں اتر جائے مری بات

وَسوسوں میں مت آئیے

محترم نعت خواں! ممکن ہے شیطان آپ کو طرح طرح کے وَسوسے ڈالے، بہکائے اور یہ باوَر کروانے کی کوشش کرے کہ تُو تو مُخلِص ہے، تیرا کوئی قُصور نہیں، لوگ تجھے مجبور کرتے ہیں، اور یہ بھی بے چارے مَحبّت کی وجہ سے بخوشی ایسا کرتے ہیں، کسی کا دل نہیں توڑنا چاہئے، تُو سب کچھ قبول کر لیا کر اور یوں بھی یہ تیرے لئے تبرُّک ہے۔ نیز اگر کوئی نعت خواں نابینا یا معذور ہو تو اُس کو وسوسے کے ذَرِیعے مات کرنا شیطان کیلئے مزید آسان ہوتا ہے۔ دیکھئے! **نابینا** ہو یا بینا (یعنی دیکھتا) حکمِ شریعت ہر ایک کیلئے وُہی ہے جو میرے **آقا اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کے فتاوٰی کی روشنی میں بیان کیا گیا۔ ہم سب کا اِسی میں بھلا ہے کہ **حرام** کھانے، کِھلانے سے بچیں۔ نَفس کی چال میں آ کر شَرعی فتاوٰی کے مقابلے میں اپنی مَنطِق بگھار کر سادہ لوح عوام کو تو جھانسا دیا جا سکتا ہے مگر **حرام** پھر بھی حرام ہی رہے گا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو حرام کھانے پہننے سے بچائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حرام لقمے کی تباہ کاریاں

منقول ہے: آدمی کے پیٹ میں جب حَرام کا لقمہ پڑا ،تو زمین و آسمان کا ہر فِرِشتہ اُس پر لعنت کرے گا ، جب تک کہ وہ لقمہ اس کے پیٹ میں رہے گا اور اگر اسی حالت میں مریگا تو اس کا ٹھکانہ جہنَّم ہو گا۔ (مکاشَفَةُ القُلُوب ص ١٠)

نعت خوانی اِعزاز ھے

پیارے بلبلِ مدینہ! جو نعت خوانی کی سعادت کے اِعزاز کو سمجھنے سے محروم ہوا سے حُبِّ مال و جاہ وغیرہ کی آفتیں سرمایہ داروں ، وزیروں اور افسروں وغیرہ کے یہاں ہونے والی محفلوں میں تو (خدانخواستہ نُمائشی ہوئیں تب بھی) خوش دلی سے لے جائیں گی مگر غریب اسلامی بھائی جو نہ ایکوساؤنڈ کی ترکیب بنا سکے نہ آوَ بھگت کر سکے نہ ہی غربت کے سبب بے چارہ کثیر افراد جمع کر سکے وہاں جانے میں اس کا دل گھبرائے گا ، جی اُکتائے گا اور گلا بھی ''بیٹھ'' جائے گا ! جن کے دل میں واقعی عشق ومحبت اور نعت خوانی کی حقیقی عَظَمت ہے ایسے عاشقانِ رسول کو غریبوں کے یہاں طالِب ثواب ہو کر حاضِری دینے میں کون سی رکاوٹ آسکتی ہے؟ امیر ہو یا غریب جو بھی شرعی تقاضوں کے مطابق اِخلاص کے ساتھ **اجتماع ذِکر و نعت** کا اہتمام کرے گا اُس کا اور اُس میں شریک ہونے والے ہر مسلمان کا اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بیڑا پار ہو گا۔

مصطَفٰے کی نعت خوانی سے ہمیں تو پیار ہے ۔۔۔ اِن شاءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

نعت خوانی ایمان کی حفاظت کا ذَرِیعہ ھے

نعت خوانی حُضور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ثنا خوانی اور مَحَبَّت کی نشانی ہے اور حُضور پُرنور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ثنا خوانی اور مَحَبَّت اعلٰی درجے کی عبادت اور ایمان کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے لہٰذا جب بھی اجتماع ذکر و نعت میں حاضری ہو تو باادب رَہنا چاہیئے اور مقصود رِضائے الٰہی ہو۔ جہاں اختِتام پر لنگر وغیرہ کا اہتمام ہوتا ہو ایسی جگہ تاخیر سے پہنچنا سخت مَعیوب اور اپنے لئے غیبت، تہمت اور بدگمانی کا دروازہ کھولنے کا سبب ہے ایسوں کے بارے میں بسا اوقات اِس طرح کی گناہوں بھری باتیں کی جاتی ہیں، کھانے کا لالچی ہے، کھانے کے وقت ہی پہنچتا ہے وغیرہ۔ ہاں جو مجبور ہے وہ معذور ہے۔

نعت خواں کی حکایت

اب مخلص نعت خواں کی فضیلت اور معمولی سی بے احتیاطی کی شامت پر مُشتمل نہایت ہی عبرت آموز حکایت مُلاحظہ فرمائیے، چنانچہ حضرت سیِّدُنا محمد بن ترین ''مدّاحِ رسول'' (یعنی نعت خواں) کے مُتعلّق مشہور ہے کہ انہیں جاگتے میں حُضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آمنے سامنے زیارت ہوتی تھی۔ جب وہ صبح کے وَقت روضۂ اطہر حاضر ہوئے تو حُضُورِ انور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے اپنی قبرِ انور میں سے کلام فرمایا۔ یہ نعت خواں اپنے اسی مقام پر فائز رہے حتّٰی کہ ایک شخص نے ان سے درخواست کی کہ شہر کے حاکم

کے پاس اس کی سفارش کریں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ حاکم کے پاس پہنچے اور سفارش کی ۔ اس حاکم نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو اپنی مسند پر بٹھایا ۔تب سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی زیارت کا سلسلہ ختم ہو گیا پھر یہ ہمیشہ حضور اقدس صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں زیارت کی تمنّا پیش کرتے رہے مگر زیارت نہ ہوئی ۔ایک مرتبہ ایک شِعر عرض کیا تو دُور سے زیارت ہوئی ، حضورِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ظالموں کی مَسنَد پر بیٹھنے کے ساتھ میری زیارت چاہتا ہے اس کا کوئی راستہ نہیں۔'' حضرت سیِّدُنا علی خواص رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ پھر ہمیں ان بُزُرگ (نعت خواں) کے متعلق خبر نہ ملی کہ ان کو سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت ہوئی یا نہیں حتّٰی کہ ان کا وصال ہو گیا۔

(میزان الشریعۃ الکبریٰ ص ۴۸) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جو لوگ ذاتی مَفاد کی خاطر اربابِ اقتِدار کے آگے پیچھے پھرتے ، کبھی کسی وزیر یا صدر وغیرہ کے یہاں موقع ملے تو اُڑتے ہوئے حاضر ہو جاتے ، صدر تمغہ پہنا دے یا ہاتھ ملا لے تو اُس کی تصویر آویزاں کرتے دوسروں کو دکھاتے اور اس کو بہت بڑا اعزاز تصوّر کرتے ہیں اُن کیلئے گزشتہ حکایت میں بہت کچھ درسِ عبرت ہے

اَلْعَاقِلُ تَکْفِیْهِ الْاِ شَارَةُ یعنی عقلمند کیلئے اشارہ کافی ہے۔

پیارے نعت خواں! اگر آپ روحانیت چاہتے ہیں، تو سامعین کی کثرت وقلّت

کومت دیکھئے، چاہے ہزاروں کا اجتماع ہو یا فقط ایک ہی فرد، اُسی لگن اور دُھن کے ساتھ آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے تصوُّر میں ڈوب کر نعت شریف پڑھئے، بلکہ تنہائی میں بھی ثناخوانی کی عادت بنائیے۔ حضرت مولانا حسن رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کے اس شعر کو صرف رسمی طور پر پڑھنے کے بجائے اس کی حقیقت کی طرف بھی متوجّہ رہیے۔

دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پھر تو۔۔۔۔۔۔

جلوے خود آئیں طالِب دیدار کی طرف

اگر کوئی بات غلط پائیں تو میری اِصلاح فرما دیجئے۔

دعائے مغفرت کا بھکاری ہوں۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۲۹ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ

14-2-2010

"غیبت کر کے نیکیاں برباد نہ کریں" کے پچّیس حُرُوف کی نسبت سے نعت خواں کے بارے میں غیبت کے الفاظ کی 25 مثالیں

❁ میراثی ہے ❁ اِس کو نعت پڑھنے کا ڈھنگ نہیں آتا ❁ اِس کی آواز بس ایسی ہی ہے ❁ اس کی آواز بے سُری ہے ❁ پھٹے ہوئے ڈھول جیسی آواز ہے ❁ دوسرے نعت خوانوں کی طرزیں چُراتا ہے ❁ دوسروں کے شعر چُرا کر خود شاعِر بن بیٹھا ہے ❁ پیسوں کے لئے نعت پڑھتا ہے ❁ یہ تو پروفیشنل نعت خواں ہے ❁ صرف بڑی پارٹیوں کی

محفلوں میں جاتا ہے ❁ اِس میں اِخلاص نہیں ہے ❁ زیادہ لوگ ہوں یا ❁ ایکو ساؤنڈ ہو جبھی پڑھتا ہے ❁ جب آتا ہے مائیک نہیں چھوڑتا ❁ دوسروں کی باری ہی نہیں آنے دیتا ❁ جان بوجھ کر رونے جیسی آواز نکالتا ہے ❁ آہا! بڑا مہنگا سوٹ پہن رکھا ہے ضرور نعت خوانی کروانے والوں نے لے کر دیا ہو گا ❁ اس کی ادائیں دیکھو! لگتا ہے گانا گا رہا ہے ❁ اسکی آنکھیں نیند سے بھری پڑی ہیں پھر بھی پیسوں کے لالچ میں نعت پڑھنے آ گیا ہے ❁ جس شعر پر نوٹیں آنا شروع ہو جائیں بار بار اُسی شعر کو پڑھتا رہتا ہے ❁ بس کسی جگہ محفل کا پتا چل جائے، یہ وہاں پیسوں کے لالچ میں بِن بلائے بھی پہنچ جاتا ہے ❁ رات گئے تک نعتیں پڑھتا ہے، فجر مسجِد میں جماعت سے نہیں پڑھتا ❁ اب اس کے پاس ٹائم کہاں ہو گا اس کے تو سیزن کے دن ہیں، بڑے نوٹ دکھاؤ تو آئے گا ❁ پچھلی بار شاید پیسے کم ملے تھے تبھی اس بار نہیں آیا ❁ اپنا کیسٹ نکلوانے کے لئے کمپنی والوں کی بڑی چاپلوسی کرتا ہے۔

"غیبت سے ہم کو بچا یا الٰہی" کے اُنیس حُروف کی نسبت سے نعت خوانی / جلسے یا اجتماع میں ہونے والی غیبت کی 19 مثالیں

۞ یہ مبلِّغ (یا مولانا یا نعت خواں) کہاں کھڑا ہو گیا اب تو یہ مائیک نہیں چھوڑے گا ۞ اُس کی آواز اچّھی ہے اس لئے قِراءت سن کر لوگ داد دیتے ہیں وَیسے تجوید کی کافی

غلطیاں کرتا ہے ❁ اس کے تلفُّظ غَلَط ہوتے ہیں ❁ اِس کو تقریر کرنی ❁ یا نعت پڑھنی ہی کہاں آتی ہے ❁ چلو! چلو! اب یہ لمبی کریگا ❁ نوٹیں چلتی ہیں تو اِس کی آواز کُھل جاتی ہے ❁ ہمارے شہر میں آنے کیلئے تو اس نے ہوائی جہاز کا رِیٹرن ٹکٹ مانگا تھا ❁ اس نعت خواں کا مزاج تو آسمان پر رہتا ہے ❁ اِس کو تو بس ایک ہی طرز آتی ہے ❁ یہ تو دوسرے نعت خوانوں کی طرزیں چُراتا ہے ❁ اِس نے بیان کی تیاری نہیں کی اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے وَقت گزار رہا ہے ❁ آیتیں تو پڑھتا نہیں بس قصّے کہانیاں سناتا ہے ❁ اُس مُقرِّر کی آواز اچّھی ہے مگر اس کی تقریر میں خاص مَواد نہیں ہوتا ❁ خطاب بڑا جوشیلا تھا مگر دلائل میں دم نہیں تھا ❁ ہمارے خطیب صاحِب اپنے بیان میں سنّت ایک نہیں بتاتے بس لٹھ لیکر بد مذہبوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں ❁ آج خطیب صاحِب کے بیان میں مزا نہیں آیا ❁ وہ مولانا صاحِب جلسے میں دیر سے آنے کے عادی ہیں ❁ فُلاں کی تقریر میں بس جوش ہی جوش ہوتا ہے اپنے پلّے کچھ بھی نہیں پڑتا۔

"غیبتیں کرنے والے قیامت میں کُتے کی شکل میں اُٹھیں گے" کے چالیس حُرُوف کی نسبت سے نعت خوانوں کے مابین ہونے والی غیبتوں کی 40 مثالیں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 505 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''غیبت کی تباہ کاریاں'' صَفحہ 410 تا 411 پر ہے: ''نعت خوانی''

نہایت عمدہ عبادت ہے، سُریلی آواز بے شک ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی عنایت ہے مگر اس میں امتحان بہت سخت ہے، جسے اِخلاص مل گیا وُہی کامیاب ہے۔ بعض نعت خواں مَاشَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ زبردست عاشقِ رسول ہوتے ہیں جو کہ بِغیر کسی دُنیوی لالچ کے آنکھیں بند کیے عشقِ رسول میں ڈوب کر نعت شریف پڑھتے ہیں اور سامِعین کے دلوں کو تڑپا کر رکھ دیتے ہیں جبکہ بعض لااُبالی چَنچَل اور انتہائی غیر سنجیدہ ہوتے ہیں، اِس طرح کے نعت خوانوں میں جن بدنصیبوں کا دل خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے خالی ہوتا ہے، وہ پیچھے سے ایک دوسرے پر جی بھر کر تنقیدیں کرتے، خوب خوب غیبتیں کرتے، آوازوں کی نقلیں اُتار کر ٹھیک ٹھاک مذاق اُڑاتے اور اوپر سے زوردار قہقہے لگاتے ہیں۔ **اللہُ** رحمٰن عَزَّوَجَلَّ حقیقی مَدَنی نعت خواں حضرت سیِّدُنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے انہیں بھی عشقِ رسول میں رونے رُلانے والا مخلص نعت خواں بنائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایسے نعت خوانوں کی اصلاح کے جذبے کے تحت ان کے درمیان ہونے والی مُتَوَقَّع غیبتوں کی 40 مثالیں عرض کرتا ہوں: ۞ پتا نہیں یہ مولوی مائیک پر کہاں سے آ گیا کہ اتنی لمبی تقریر شروع کر دی ہے! ۞ لوگ اُکتا کر اُٹھ اُٹھ کر جا رہے ہیں مگر یہ ہے کہ مائیک ہی نہیں چھوڑتا ۞ بانیِ محفل نے لائٹ کا اِنتظام ٹھیک نہیں کروایا ۞ مَنچ (اسٹیج) پر ڈیکوریشن کم تھی ۞ اس نے نعت خوانوں کو گرمی میں مار دیا ایک پیڈسٹل فین ہی رکھ دِیا ہوتا ۞ یار! یہ ساؤنڈ والا بھی بالکل بیکار ساؤنڈ لایا ہے ۞ کارڈلیس (Cordless) مائیک کی ترکیب

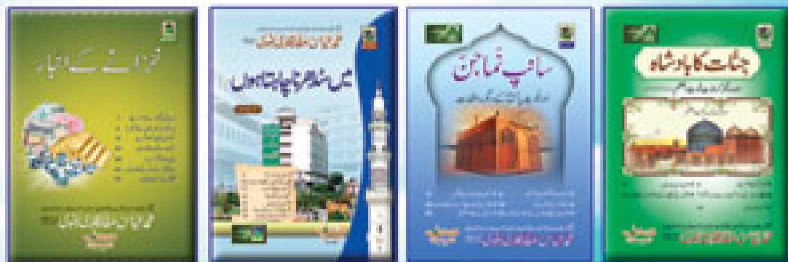
بھی ٹھیک نہیں تھی ۞ اُس نعت خواں نے سارا وقت لے لیا ہماری باری ہی نہیں آنے دی مجھے تاخیر سے موقع دِیا ۞ مجھے کم وقت دِیا ۞ یار! یہ نعت خواں مائیک پر نہیں آنا چاہیے تھا، اس نے رُلانے والی نعت پڑھ کر محفل کا رُخ ہی بدل ڈالا، لوگ تو جھومانے والی طرز پر نوٹیں لٹایا کرتے ہیں! ۞ یار! اس نعت خواں نے نیا کلام سنا کر بڑی چالاکی سے جیبیں خالی کروالی ہیں ہمارے لئے کچھ نہیں بچا! ۞ ارے! اِس کو مائیک کہاں دے دیا! ایک تو آواز بے سُری ہے اور اوپر سے لمبی کرتا ہے لوگ اٹھ جاتے ہیں، ہم کس کے سامنے نعت پڑھیں گے؟ ۞ اعلیٰ حضرت کا کلام پڑھنا نہیں آتا ۞ پُرانی طرز میں پڑھتا ہے ۞ پُرسوز طرزیں ٹھیک سے نہیں پڑھ پاتا ۞ اس کو جھومانے والے کلام پڑھنے نہیں آتے ۞ عربی کلام نہیں پڑھ پاتا ۞ یہ نعت خواں طرزیں بگاڑ کر پڑھتا ہے ۞ فُلاں نعت خواں جہاں مال زیادہ ہو وہیں جاتا اور وہاں کے حساب سے کلام پڑھتا ہے ۞ وہ جب نعت پڑھتا ہے تو اس کا منہ کیسا بن جاتا ہے! ۞ ارے اُس کے نعت پڑھنے کا انداز دیکھا ہے ایسا ٹیڑھا منہ کر کے گلا پھاڑ کر سُر بناتا ہے کہ ہنسی روکنا مشکِل ہو جاتا ہے ۞ بانیِ محفل بڑا کنجوس ہے، جیب میں ہاتھ ہی نہیں ڈالتا تھا ۞ فُلاں کی آواز ذرا اچّھی ہے تو مغرور ہو گیا ہے ۞ وہ تو بھئی بَہُت بڑا نعت خواں ہے، ہم جیسے چھوٹے نعت خوانوں کو تو لفٹ بھی نہیں کرواتا ۞ منچ (اسٹیج) پر مالداروں کو بِٹھا رکھا تھا ۞ اس کے نخرے بہت ہو گئے ہیں ۞ طرز کلام کے مطابق نہیں تھی ۞ اِیکو ساؤنڈ پر اِس کا گلا زِیادہ کام کرتا ہے ۞ اِس کو نذرانے ملنے

پر کیسا جوش چڑھتا ہے ❁ زیادہ لوگوں میں زِیادہ کُھلتا ہے ❁ فُلاں نعت خواں چُونکہ فارِغ ہے، اس لیے نئی نئی طرزیں بناتا رہتا ہے ❁ بھئی! وہ تو جیسے بَہُت بڑا نعت خواں ہو محفل میں اپنی باری کے وقت ہی آتا اور کلام پڑھ کر چلا جاتا ہے ❁ اِس اور اُس نعت خواں کی جوڑی ہے یہ دونوں کسی کو گھاس نہیں ڈالتے ❁ بار بار ایک ہی کلام پڑھتا ہے ❁ فُلاں نعت خواں کی نقّالی کرتا ہے ❁ نہ جانے کس شاعر کا کلام اُٹھا لایا تھا ❁ بانیِ محفل نے ثنا خوانوں کی کوئی خدمت ہی نہیں کی ❁ بانیِ محفل نے مجھے ٹیکسی کا کرایہ تک نہیں دیا، بَہُت کنجوس نکلا ❁ گلا پھاڑ پھاڑ کر کھانا سارا ہضم ہو گیا، بعد کو معلوم ہوا کہ بانیِ محفل نے ثنا خوانوں کیلئے کھانے کا کوئی انتظام ہی نہیں کیا تھا ❁ کل جس کے یہاں محفل تھی وہ بڑا دلیر تھا، کور کھولا تو 1200 روپے تھے! مگر آج والا بانیِ محفل کنجوس ہے 100 روپلّی تھما دی!۔

(ان کے علاوہ غیبت کی بے شمار مِثالوں کی معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 505 صَفْحات کی کتاب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' کا مطالعہ کیجئے)

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لئے "**مَدَنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لئے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرتا ہے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ